Iḥyā᾽al῾ulūm, Vol.:21, Issue: 02,July-Dec 2021
PP: 90-100

OPEN ACCESS
Iḥyā᾽al῾ulūm
ISSN (Online): 2663-6263
ISSN (Print): 2663-6255
www.joqs-uok..com

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کے باہمی تعلقات اور امت کے لیے راہِ نجات

Correlation of Companions of Prophet (P.B.U.H) and People of the house of Prophet (P.B.U.H): A path of salvation for Ummah.

Dr Naeem Anwar Alazhari
Assistant Professor Department of Arabic and Islamic Sciences GC University of Lahore
Dr Muhammad sarwar
Assistant Professor Department of social sciences university of veterinary and animal sciencesLahore

DOI: (https://doi.org/10.46568/ihya.v21i2.110)

Abstract

People who sacrificed the most among them stood Companions(Ashaab) of Prophet (P.B.U.H) and People of the house(Ahle Bait) of Prophet (P.B.U.H) having no parallel, after accepting Islam, having faith on the prophet (P.B.U.H), in the dispensation and preaching of Islam. No group of Ummah, in any time can replace their cardinal eminence. The Holy Quran declares and entitles them as "best among the entire Ummah" and very hard on the non-believers (Kuffaar) and very soft hearted among them".

The prophet (P.B.U.H) has said, "Pay respect to my companion" and do not abuse my companion".

This article reveals correlation of these benefactors of Muslim ummah and the respect that is due on Muslim ummah toward these pious personalities

Key words: *Ashaab, Ahle Bait, Ummah, Kuffaar, Quran*

اسلام میں دو طبقات کو ہمیشہ ہر دور میں عزت و احترام حاصل رہا ہے اُن میں ایک طبقہ اہل بیت اطہار ہے اور دوسرا اصحابہ کرام کا ہے قرآن و حدیث کی نصوص نے ان دونوں طبقات کے لیے فضیلت اور شرف کو ثابت کیا ہے امت مسلمہ اپنے معروضی حالات میں، زمانے کی مصلحتوں میں اور سیاسی حالات کے اتار چڑھاؤ میں اور فرقہ وارانہ ماحول کے باوجود ہمیشہ ان

دونوں طبقات کے حوالے سے معتدل رہی ہے اُمت نے مجموعی طور پر کسی ایک بھی طبقے کے حوالے سے افراط و تفریط کا تعلق استوار نہیں کیا اور ہمیشہ ان دونوں طبقات کی محبت اور احترام کو اُمت نے تصور اعتدال جانتے ہوئے ہر دور میں اسے اختیار کیا ہے۔ ہمارے معاشرے میں کسی ایک گروہ کی کسی طبقے کے ساتھ وابستگی اور اس میں انتہا پسندی سے اسلام کی روشن اور معتدل تعلیمات کو ہر گز پس پشت نہیں ڈالا گیا امت کی خیر و بھلائی اور کامیابی و نجات اسی میں ہے کہ قرآنی احکامات اور نبوی ارشادات کے ذریعے ان دونوں طبقات کو جو قدر و منزلت ،اللہ اور اس کے رسول نے دی ہے ہم اس کو ماننے والے ہوں اور عملاً اس کو اختیار کرنے والے ہوں ان دونوں طبقات کے مابین اس اعلیٰ اور مثالی تعلق کی طرف متوجہ اور راغب کرتے ہوئے قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا مِنْ اَہْلِ الْکِتٰبِ وَالْمُشْرِکِیْنَ فِیْ نَارِ جَہَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْہَاط اُولٰٓئِکَ ہُمْ شَرُّ الْبَرِیَّۃِ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰئِکَ ہُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ۔ جَزَآؤُہُمْ عِنْدَ رَبِّہِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَآ اَبَدًاط رَضِیَ االلّٰہ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ط ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ" [1]

"بے شک جو لوگ اہلِ کتاب میں سے کافر ہوگئے اور مشرکین (سب) دوزخ کی آگ میں (پڑے) ہوں گے وہ ہمیشہ اسی میں رہنے والے ہیں، یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں۔ بے شک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے وہی لوگ ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔ ان کی جزا ان کے رب کے حضور دائمی رہائش کے باغات ہیں جن کے نیچے سے نہریں رواں ہیں، وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، اللہ اُن سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں، یہ (مقام) اس شخص کے لیے ہے جو اپنے رب سے خائف رہا۔"

اسی طرح دوسرے مقام پر باری تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

"کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْہَوْنَ عَنِ الْمُنْکَرِ" [2]

"تم بہترین اُمّت ہو جو سب لوگوں (کی رہنمائی) کے لیے ظاہر کی گئی ہے، تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔"

مذکورہ دونوں آیات کریمہ میں اگر ہم دیکھیں کہ ہم خیر البریۃ یہی لوگ تمام مخلوق سے بہتر ہیں اور کنتم خیر امۃ تم بہترین امت ہو۔ ان کا مصداق کون ہیں اور ان کا اطلاق امت کے کس طبقہ اور جماعت پر کیا گیا ہے۔ تو اس کا تعین بھی زبان رسالت مآب ﷺ نے خود کر دیا ہے اور آپ کے متعدد ارشادات مبارکہ نے یہ حقیقت واضح کر دی ہے کہ خیر امتی اور فانہم خیارکم کے الفاظ کے ذریعے اس کی نشاندہی کر دی ہے۔ وہ طبقہ و جماعت اہلِ بیت اطہارؓ اور صحابہ کرامؓ کی ذوات مقدسہ ہیں اور یہی وہ طبقہ امت ہیں جن کے لیے باری تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں اپنی رضا اور خوشنودی کا اعلان کیا ہے اور ارشاد فرمایا ہے:

"رَضِیَ االلّٰہ عَنْہُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ" [3]

"اللہ ان سے راضی ہو گیا ہے اور وہ لوگ اس سے راضی ہیں۔"

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کو یہ اعزاز اور یہ شان باری تعالیٰ نے قرآن میں دی ہے۔ امت مسلمہ میں ان آیات مقدسہ کا اطلاق اول اور مصداق اتم یہی نفوس قدسیہ ہیں۔ بشری اور انسانی لغزشوں کے باوجود نصوص قطعیہ نے ہمیں اس طبقے کے بارے اپنی رائے اور سوچ بنانے اور متعین کرنے کی ایک واضح رہنمائی عطا کر دی ہے۔ ہماری یہ کج فہمی ہو گی کہ ہم ان نصوص قطعیہ کے علاوہ اخبار ضعیفہ سے اور ان کی حیات کے بند کی منقولہ غیر ثقہ روایات سے کوئی ان کے بارے میں غیر متوازن

موقف اپنالیں اور کوئی غیر ثقہ رائے بنالیں اور اس کے برعکس اگر ہماری سوچ و فکر کا ماخذ، مصدر اور منبع قرآن اور حدیث نبویہ ہو تو اس میں ہماری نجات ہے۔ احادیث صحیحہ سے بھی رسول اللہ ﷺ نے ہم خیر البریہ اور کنتم خیر امۃ کے مصداق کے حوالے سے راہنمائی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

"خیرامتی قرنی ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم" [۴]

"میری امت کے سب سے بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں پھر وہ لوگ جن کا زمانہ ان کے زمانے سے ملا ہوا ہے پھر وہ لوگ جن کا زمانہ ان کے زمانے سے ملا ہوا ہے۔"

اب اس حدیث مبارکہ میں خیر امتی قرنی کے ذریعے صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کی شخصی و اجتماعی فضیلت علی العموم بیان کر دی ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ارشاد فرمایا ہے جسے حضرت عمر فاروقؓ نے روایت کیا ہے۔ فرمایا:

" اکرموا اصحابی فانہم خیارکم ثم الذین یلونہم ثم الذین یلونہم" [۵]

"میری صحبت داخلی و خارجی سے سرفراز ہونے والے نفوس کی عزت و احترام بجالایا کرو اس لیے کہ وہ تم سے بہتر ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو ان کے زمانے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں اور پھر وہ لوگ بہتر ہیں جن کا زمانہ ان کے زمانے کے ساتھ ملا ہوا ہے۔"

عہد رسالت مآب، عہد صحابہ، عہد تابعین اور عہد تبع تابعین کے یہ وہ لوگ جو اپنی مجموعی حیثیت میں افضیلت و برتری رکھتے ہیں۔ ان کا زمانہ، زمانہ رسول اللہ کی ظاہری حیات کے تناظر میں اور صحبت و معیت اور اس کے اثرات کے اعتبار سے بہترین قرن ہے۔

اسی بناء پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں سائل بن کر عرض کرتا ہے:

" یارسول اللہ ﷺ ای الناس خیر قال القرن الذی کنت فیہ" [۶]

"یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے سب سے بہتر لوگ کون سے ہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ لوگ جو میرے زمانے کے ہیں۔"

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ ہی قرن اول کے لوگ ہیں اس امت میں سے سب سے پہلے یہی لوگ خیر الناس کے مصداق ہیں۔

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کا ذکر قرآن نے اپنے عمومی بیان میں ایک ہی صیغے میں کیا ہے۔ جن نصوص میں اہل بیت اطہارؓ کو خصوصیت کے ساتھ الگ صیغے میں بیان کیا ہے۔ وہاں اختصاصی طور پر وہی مراد ہیں مگر جہاں عمومی ذکر اصحاب رسول ہے وہاں اہل بیت بھی مراد ہیں اور صحابہ کرام بھی بدرجہ اتم مقصود ہیں۔ اہل بیت اطہار کو ساری فضیلت نسبت ایمان سے میسر آئی ہے اور اسی نسبت ایمان نے ایک عام شخص کو صحابی رسول بنایا ہے۔ صحابی کی تعریف ہی یہ ہے جس نے حالت ایمان میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی ہو اور اسلام پر ہی اس کی وفات ہوئی ہو اسے صحابی رسول کہتے ہیں۔[۷]

اہل بیت اطہارؓ سے مراد آپ کی ازواج مطہرات اور ذریت طیبات اور بنو ہاشم و بنی عبد المطلب اور بنی عباس کے وہ افراد ہیں جن پر صدقہ و خیرات حرام ہے۔[۸]

ان صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کے اجتماعی ذکر کو قرآن اپنے اسلوب میں والذین معہ کے کلمات کے ساتھ بیان کرتا ہے۔ یہ قرآنی منہج والذین معہ میں قرن اول اور قرن رسول کے جملہ افراد اور سارے طبقات اور مختلف خاندان و قبائل، آپ کے اصحاب اور آپ کی اہل سب کو مجتمع کرتے ہوئے شرف معیت، نسبت معیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ اس آیت میں ان کی وہ خوبی وقتی نہیں دائمی تھی۔ عارضی نہیں آفاقی تھی۔ وہ آپس میں اور باہم رحماء بینھم کا پیکر تھے اور اپنے دین دشمن کے لیے اشداء علی الکفار کے جذبہ غیرت و حمیت سے مملو تھے۔ اہل ایمان کے لیے باہم نرم تھے مگر دشمن اسلام کے لیے سخت چٹان اور دین اسلام کی برہان اور سیف اتشان تھے قرآن نے ان کے اس وصف کا تذکرہ یوں کیا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ االلّٰہِط وَالَّذِیْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَی الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ االلّٰہِ وَرِضْوَانًاز سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ" [۹]

"محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ آپ (ﷺ) کی معیت اور سنگت میں ہیں (وہ) کافروں پر بہت سخت اور زور آور ہیں آپس میں بہت نرم دل اور شفیق ہیں۔ آپ انہیں کثرت سے رکوع کرتے ہوئے، سجود کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ صرف اللہ کے فضل اور اس کی رضا کے طلبگار ہیں ان کی نشانی ان کے چہروں پر سجدوں کا اثر ہے۔"

قرآن نے معیت محمدی میں آنے والے اہل ایمان کا بڑا ہی جامع تعارف کرادیا ہے کہ صحبت نبوی ﷺ نے ان پر یہ رنگ چڑھادیا ہے۔ وہ دین دشمن افراد کے لیے سخت ہوگئے ہیں اور دین پر ایمان رکھنے والوں کے لیے نرم ہوگئے ہیں۔ کفار کے لیے ان کے دلوں میں سختی پائی جاتی تھی۔ اہل ایمان کے لیے باہم ایک دوسرے کے لیے سراپا خیر، سراسر محبت باہمی الفت ایک دوسرے کی عزت افزائی باہم احترام و اکرام کے پیکر مجسم اور سراپا حلاوت ایمان اور صحبت رسول ﷺ کی وجہ سے بن گئے تھے۔

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کے باہمی تعلقات اور باہمی قرابت داریاں اور باہمی لین دین اور تعلق و رفاقت کی بنیاد رحماء بینھم تھی۔ اسی نسبت پر وہ اپنی حیات مقدسہ میں جمع تھے اور یہی نسبت ہر دور میں ان کے لیے ایک روح کی حیثیت رکھتی ہے۔ دنیوی اختلافات نے اور باہمی تنازعات نے ان کی اس روح حبّ کو ان کے وجودوں سے فنا نہیں کیا۔ وقتی ناقدری اور ناچاکیوں پر بھی اصلاً رحما بینھم کا فیض اثر جاری رہا۔ قرآن نے تو ان کے عمل کو اسی تصور پر قائم کیا ہے۔ یہ الگ بات ہے ان کے زمانے کا راوی اور ان کے بعد والے زمانے کا راوی ان کو کن کن چیزوں کی طرف نقل و منقول کرتا ہے۔ دنیوی راوی کسی قبیلے کے ساتھ وابستہ ہوسکتا ہے کسی بادشاہی دربار کے ساتھ تعلق رکھ سکتا ہے۔ کسی خلیفہ و امیر کا متعین کردہ مورخ ہوسکتا ہے۔ دنیوی راوی اپنے سیاسی و معاشی مفادات سے وابستہ ہو کر خود غرض ہوسکتا ہے۔ کوئی بھی دنیوی عزائم اس کے آڑے آسکتے ہیں۔ مگر ایک وہ راوی ہے جو ان سارے دنیوی علائق سے بالاتر ہے، جس کو اصدق الصادقین رب نے مامور کیا ہے جو اپنی نگاہ نبوت سے دیکھتا ہے اور جو مستقبل کی اخبار اللہ کی عطا کردہ قوت نبوت اور فراست رسالت سے بیان کرتا ہے۔ ایک بیان درِ رسالت کا

ہے اور ایک بیان دنیوی مورخ کا ہے۔ ہمارا ایمان یہ کہتا ہے اور یہ تقاضا کرتا ہے، ہماری نگاہ، ہماری سوچ، ہماری رائے یہ کہتی ہے کہ ہمارا موقف درِ رسالت کی دریوزہ گری کرے اور اسی ذات سے اکتسابِ فیض کرے جس کی نگاہ منبع حقائق اور جس کی زبان کی ہر بات قاطع ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا بیان ہماری تقسیمات اور تفریقات سے بالاتر ہے، آپ اپنے سنگت کار اور اہل بیت کو ایک ہی نسبت اور ایک ہی لفظ میں جمع کرتے ہوئے اصحابی سے یاد کرتے ہیں اور ان کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہیں اور اسے امت پر واضح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

" الصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اھتدیتم" [۱۰]

''میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں تم ان میں سے جس کی بھی اقتداء کروگے ہدایت پاؤ گے۔''

ان کے وجود سے ہدایت کیسے پاسکتے ہیں اور کسی بھی ذات و شخصیت سے اس کا علمی و روحانی، ظاہری و باطنی اکتساب فیض کا پیمانہ یہی ہے کہ اس کا اکرام و احترام بجالایا جائے۔ اپنے ذہن و قلب میں اس کی عظمت و رفعت کو سجایا جائے اس کی محبت اور ادب کے تمام تقاضے بجالائے جائیں۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ان ذوات اقدس کے لیے طریق ادب سکھاتے ہوئے یہ حکم و احکامات دیئے ہیں۔

" اکرموا اصحابی فانہم خیارکم" [۱۱]

''میرے صحابہ کرامؓ کا اکرام کرو بے شک وہ تم سے بہتر اور چنیدہ لوگ ہیں۔''

اب اس احترام اور اکرام کا تقاضا یہ ہے کہ ان کا نام بھی عزت و احترام کے ساتھ لیا جائے۔ ان کے باہمی اختلافات کے حوالے سے زبان درازی نہ کی جائے۔ معاملات کا کامل ادراک کیے بغیر ان کی تنقیص اور ان پر تنفید نہ کی جائے۔ اس لیے ارشاد فرمایا۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ روایت کرتے ہیں:

" لا تسبوا اصحاب محمد فلمقام احدہم ساعۃ خیر من عبادۃ احدکم عمرہ" [۱۲]

''تم میرے اصحاب کو گالی نہ دو ان کا ایک لمحہ میرے ساتھ گذارنا تمہاری ساری زندگی کی عبادت سے بہتر ہے۔''

صحابہ کرامؓ کا شرف صحابیتؓ اور رسول اللہ ﷺ کی صحبت و سنگت اتنا بڑا اعزاز ہے کہ دنیا کے سارے اعزازات اس اعزاز کے بعد ہیچ ہیں۔ اس صحبت محمدی ﷺ نے ان صحابہ کرامؓ کی سیرتوں پر یہ رنگ چڑھایا ہے کہ ان کو اپنے زمانے کا مقتدا، راہنما اور رہبر بنادیا ہے۔ ان کی پیروی لوگوں کو راہ ہدایت پر گامزن کرتی ہے۔

اس لیے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدروا بالذین من بعدی واشار الی ابی بکرو عمر" [۱۳]

''میں نہیں جانتا کہ میں تم میں کب تک رہوں۔ پس تم ان کی پیروی کرنا جو میرے بعد ہوں اور آپ نے ابو بکرؓ و عمرؓ کی طرف اشارہ کیا۔''

یہ وہ ذوات اقدس ہیں ان کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے ہمارے لیے باعث ہدایت اور باعث نجات بنایا ہے۔

ہم ان کی پیروی کریں اور ان کی شخصیتوں میں سیرت رسول اور اسوہ حسنہ کے آثار تلاش کریں۔ صحبت رسول ﷺ نے ان صحابہ کرام ﷺ کو اس مقام پر پہنچایا ہے ان سے محبت کا تعلق استوار کیا جائے اور اپنے دلوں کو ان کے بغض و حسد سے پاک کیا جائے۔

اس لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ اللہ اصحابی لا تتخذوہم غرضا من بعدی فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فبغضی ابغضہم من اذاہم فقد اذانی ومن اذانی فقد اذا اللہ ومن اذی اللہ یوشک ان یاخذ"[14]

"اے لوگو! میرے اصحاب کے بارے میں اللہ سے ڈرتے رہو ان کو میرے بعد طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا کیونکہ جس نے ان سے محبت کی اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا اس نے دراصل میرے ساتھ اپنے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں طعن و شتم سے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو ایذا دی ناراض کیا اور جس نے اللہ کو ناراض کیا۔ قریب ہے اللہ تعالی اسے اچک لے اور اسے عذاب دے۔"

صحابہ کرامؓ کے مابین جو اختلافات رسول اللہ ﷺ کی وفات و وصال کے بعد وقوع پذیر ہوئے اور جن اختلافات، تنازعات اور باہمی مشاجرات نے ان کی قدر و منزلت کو مجروح ہونے کا تاثر دیا۔ ایسے تمام تاریخی وقائع اور باہمی مشاجرات کو نگاہ نبوت دیکھ رہی تھی۔

اس لیے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"سترون من بعدی اختلافاً شدائداً فعلیکم بنستی وسنة الخلفاء الراشدین المہدیین عضوا علیہا بالنواجذ"[15]

"تم عنقریب میرے بعد شدید اختلاف دیکھو گے پس تم پر میری اور میرے ہدایت یافتہ خلفاء کی سنت کی پیروی لازم ہے اور اس پیروی کو مضبوطی سے اختیار کر لو۔"

ان کی پیروی سے اللہ کی رحمت اور اللہ کا فضل و کرم بندہ کے شامل حال ہوتا ہے۔ ان کی عدم پیروی بندے کو ان سے دور لے جاتی ہے اور پھر وہ ان کی عظمت شان سے بے خبر ہو کر زبان درازی کرنے لگتا ہے۔ زبان طعن و تشنیع ان پر کھول دیتا ہے اور اپنی زبان سے سب و شتم کا اظہار کرتا ہے۔ اس کی زبان بدگوئی اور گالی کے طرز حیات پر اتر آتی ہے۔ اس کا یہ عمل صحابہ کرامؓ کی ذوات اقدس کے احترام کو بھی مجروح کر دیتا ہے۔ اس لیے ارشاد فرمایا:

"من سب اصحابی فعلیہ لعنة اللہ والملائکة والناس اجمعین"[16]

"جس نے میرے صحابہ واہل بیتؓ کو برا بھلا کہا اس پر اللہ کے فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت ہو۔"

ان ساری روایات میں صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کا مشترکہ بیان تھا، اصحاب و اصحابی میں یہ اشتراک اسی طرح تھا جیسے قرآن حکیم صیغہ مذکر یایھا الذین امنوا کے ذریعے تمام مومنین اور مومنات کو اپنے اندر سمولیتا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہم کلام رسول میں بیان اختصاص بھی دیکھتے ہیں اور شخصی فضائل بھی ملاحظہ کرتے ہیں۔ کتاب المناقب صحابہؓ و اہل بیتؓ کے شخصی فضائل سے معمور ہیں۔

اہل بیتؓ کا اختصاصی شان کا ذکر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ روایت کرتی ہیں کہ:

"قالت عائشه قال خرج النبی عذاةً وعلیه مرط مرحل من شعر اسود فجاء الحسن بن علی افادخله ثم جاء الحسین فدخل معه ثم جاء ت فاطمة سلام الله علیہا فادخلہا ثم جاء علی فادخله ثم قال انما یرید الله لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا" [۱۷]

"حضور نبی اکرم ﷺ صبح کے وقت اس حال میں تشریف لائے کہ آپ نے ایک چادر مبارک اوڑھ رکھی تھی جس پر سیاہ اون سے کجاووں کے نقوش بنے ہوئے تھے۔ حضرت امام حسن بن علیؓ آئے تو آپ نے انہیں چادر میں داخل فرمالیا پھر حضرت امام حسینؓ تشریف لائے تو وہ بھی ان کے ساتھ چادر میں داخل ہوگئے پھر سیدہ کائنات حضرت فاطمۃالزہراؓ تشریف لائیں تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرمالیا پھر حضرت علیؓ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے انہیں بھی چادر میں داخل فرمالیا پھر آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

"پس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے رسول ﷺ اہل بیتؓ تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل اور شک و نقص کی گرد تک دور کردے اور تمہیں کامل طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف کردے۔"

اس آیت کریمہ میں جو لفظ اہل البیت آیا ہے اس میں ازواج مطہرات اور ذریات طیبات تو داخل تھے مگر اس آیت کریمہ میں بطور خاص رسول اللہ ﷺ نے حسنین کریمین، سیدہ کائنات اور حضرت علیؓ کو بھی اپنے اہل بیتؓ میں داخل کرنے کا صریح اعلان کیا ہے۔

اسی طرح حضرت سعد بن ابی وقاصؓ بیان کرتے ہیں:

"عن سعد بن ابی وقاص قال لما نزلت هذه الایة فقل تعالوا ندع ابناء نا ابناء کم دعا رسول الله علیا وفاطمة وحسناً و حسیناً فقال اللہم هولاء اهلی" [۱۸]

"جب آیت مباہلہ نازل ہوئی کہ آپ فرمادیں کہ آؤ ہم مل کر اپنے بیٹوں کو اور تم اپنے بیٹوں کو ایک جگہ پر بلاتے ہیں۔ یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ حضرت سیدہ فاطمۃالزہرا سلام اللہ علیہا، حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کو بلایا ان ساروں کو جمع کر کے فرمایا اے اللہ ھولاء اھلی اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔"

رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب اور اپنے اہل بیت کی تنقیص کو ناپسند کرتے تھے۔

حضرت بریدہ بیان کرتے ہیں میں نے حضرت علیؓ کے ساتھ یمن کے غزوہ میں شرکت کی جس میں مجھے ان سے کچھ شکایت ہوئی جب میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں واپس حاضر ہوا۔

"فلما قدمت علی رسول اللهﷺ ذکرت علیا فتنقصته فرایت وجه رسول الله یتغیر" [۱۹]

"تو میں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے حضرت علیؓ کا ذکر کرتے ہوئے ان کی شان میں تنقیص کی تو میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ کے چہرے مبارک کا رنگ متغیر ہوگیا۔"

یوں رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب اور اپنے اہل بیت کی غیر مصدقہ غیر محققہ تنقیص کو ناپسند کرتے اور اس طرز عمل

سے ہمیں بھی یہ درس حیات دیا ہے کہ ہم بھی اپنی زبان و قلم کو محتاط انداز میں استعمال کریں۔

ایسی متعدد احادیث مبارکہ ہیں جن کو صحابہ کرامؓ اہل بیتؓ کی شان میں اور اہل بیت صحابہ کرام کی شان میں روایات کرتے ہیں۔ ان کا باہم تعلق قرآنی بیان کے مطابق رحماء بینھم کا آئینہ دار تھا۔ ان کی باہم رشتہ داریاں تھیں ان کی باہمی قرابتیں بڑی گہری تھیں ان کا ایک دوسرے کا خیال و لحاظ اور باہمی عزت و تقدس مثالی تھا۔ اسی بناپر یہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ امت کے لیے پیشوا، راہنما اور رہبر بنائے گئے۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے تربیت یافتگان اور اپنے تلمیذان صحبت اور اپنے شاگردان معرفت کے لیے ارشاد فرمایا:

"الصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم" [20]

"میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کی بھی اقتداء و پیروی کرو گے ہدایت پاؤ گے۔"

یہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ جن کو باری تعالیٰ نے کامل بنایا اور کسی نہ کسی میدان کا ان کو شہسوار بنایا اور زندگی کے کسی ایک شعبے میں ان کو نجم ثاقب، چمکتا دمکتا ستارا بنایا۔ رسول اللہ ﷺ کی صحبت و تربیت نے ان کو صفات احسن اور فضائل ابیض سے منور و تاباں کردیا۔ آپ کے یار غار و مزار حضرت ابو بکر صدیقؓ کو دیکھیں تو آپ کو صدیقین کا امام بنایا۔ حضرت عمر فاروقؓ کی طرف نظر کریں تو آپ کو عادل حکمرانوں کا سرتاج بنایا۔ حضرت عثمانؓ کو امت کا سب سے زیادہ سخی و فیاض اور حیادار بنایا اور ذوالنورین کے لقب سے مزین کیا۔ حضرت علیؓ کو شجاعت و قضا میں ضرب المثل بنایا۔ حضرت زبیر بن عوامؓ کو حواری رسول کے لقب سے ملقب کیا۔ حضرت طلحہؓ کو محافظ و پاسبانی کا شرف عطا کیا۔ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو اسلام کا پہلا تیر انداز اور فاتح کسریٰ بنایا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو امانت دار تاجروں کا سردار بنایا۔ حضرت ابو عبیدہ بن جراحؓ کو فاتح شام اور امین الامت کے لقب سے ملقب کیا۔ حضرت سعید بن زیدؓ کو تقوی و عبادت میں مقتدا بنایا۔ حضرت سلیمان فارسیؓ، حضرت ابوذر غفاریؓ اور حضرت مقداد بن اسودؓ کو ایسا وجود بنایا کہ جنت بھی ان کی طالب اور ان کی مشتاق ہے۔

امام حسنؓ اور امام حسینؓ کو جنت کے نوجوانوں کا سردار بنایا۔ سیدا شباب اہل الجنتہ کا اعزاز ان کو عطا کیا۔ حضرت بلالؓ کو اپنا موذن بنایا اور خالد بن ولیدؓ کو سیف اللہ، اللہ کی ننگی تلوار اور عظیم فاتح اسلام بنایا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ کو فاتح مصر بنایا۔

حضرت ابوالدرداؓ عبداللہ بن عمر، عبدالرحمٰن بن ابو بکر کو زہاد اور متقیوں کا امام بنایا۔ حضرت امیر حمزہؓ کو سیدالشہداء بنایا۔ عمار بن یاسرؓ، خباب بن ارتؓ اور صہیبؓ رومی کو فروغ اسلام میں مصائب وآلام کو برداشت کرنے والا پیکر صبر بنایا۔ حضرت ابوہریرہؓ، انس بن مالکؓ، ابو سعید خدریؓ، ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ، عبداللہ بن عمروؓ کو رواۃ حدیث اور مبلغین اسلام کا مقتداء و راہنما بنایا۔

ابو موسی اشعریؓ اور حضرت معاذ بن جبلؓ کو فقہا کا امام و پیشوا بنایا۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کو خیر هذه الامۃ ترجمان القرآن کی شان کا حامل بنایا۔ رسول اللہ کے یہ تربیت یافتگان یہ نجوم ہیں یہ ستارے ہیں، ان کی روشنی آج بھی امت میں موجود ہے اور ہر گزرتے لمحے کے ساتھ فیضان رسالتمآب ﷺ کے تسلسل کی وجہ سے بڑھتی رہے گی اور فروغ پاتی رہے گی۔ ہمیں اپنی نیت و ارادے کی جہت درست کرنی ہے۔ ہمیں ان کی سیرتوں اور ان کی شخصیتوں سے اکتسابِ فیض کرنا ہے۔

ہمیں اہل بیت اطہارؓ کے دامن سے بھی وابستہ ہونا ہے اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ بھی اپنے تعلق محبت کو آراستہ کرنا ہے۔ یہی وہ درس اسلام ہے جو ہمارے اسلاف نے دیا ہے۔ اہل علم اور صاحبان حکمت و دانش اخلاف بھی اسی پر کاربند رہے ہیں۔ سر زمین لاہور پر ہی درس اسلام سید ہجویر علی بن عثمان نے اپنی کتاب کشف المحجوب میں پانچویں ہجری میں دیا ہے۔ آپ نے اپنی کتاب میں صحابہ کرامؓ کا بھی تذکرہ کیا ہے اور اہل بیت اطہارؓ کا بھی ذکر کیا ہے۔ ان دونوں سے تمسک عصر حاضر میں ہمارے ایمان و عمل میں حلاوت و چاشنی اور اس میں کثرت و زیادت کا باعث بن سکتا ہے۔ یہی سوچ و نظریہ اور یہی فکر و نظر اس زمین کا خمیر ہے اور یہی اسلام کی اصل تعلیم ہے۔ ہمارا تعلق بیک وقت اہل بیت سے بھی محکم رہے گا اور صحابہ کرامؓ سے بھی مستحکم رہے۔

خلاصہ کلام:

صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کے لیے جو بیان قرآن نے دے دیا ہے اور جو بیان زبان رسالت مآب ﷺ نے دے دیا ہے امت کے لیے اس میں ہدایت ہے اور امت کے لیے اس میں نجات ہے۔

قرآن نے صحابہ کرامؓ اور اہل بیت اطہارؓ کو خیر امتی کا لقب دیا ہے اور ان کو ہم خیر البریۃ کا شرف دیا ہے۔ ان کی زندگیوں کا مقصد یتبعون فضلا من الله قرار دیا ہے۔ ان کی سب سے بڑی اور ان سب کی ایک پہچان محمد رسول اللہ ﷺ والذین معہ بیان کی ہے۔ ان کو اولٓئک ھم الراشدون کا اعزاز بخشا ہے۔ ان کو امۃً وسطاً کا شرف دیا ہے۔ ان کے لیے بیان کیا ہے۔ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اس سے بڑا اعزاز اور اس سے بڑا انعام اور کیا ہو سکتا ہے۔ یہ رب سے راضی ہیں اور رب ان سے راضی ہے۔

قرآن نے ان کو حزب اللہ قرار دیا ہے اور ان کے لیے اعلان یہ کیا ہے کہ ہر زمانے میں اس حزب اللہ کا فیض جاری ہے اور ان کی ہی یہ شان الا ان حزب الله ہم المفلحون۔ ان ہی کو قرآن نے اولٓئک ھم الصادقون قرار دیا ہے اور ان ہی کے لیے فرمایا ہے اولئک ہم المومنون حقا لہم مغفرۃ ورزق کریم اور ان ہی کا امت کے تمام لوگوں اور سب زمانوں کے انسانوں کو تعارف یہ کرایا ہے کہ ان کا باہم تعلق رحماء بینہم پر استوار تھا اور ان ہی کے لیے فرمایا یہ خیر والے لوگ ہیں۔اولئک لہم الخیرات اولئک ہم المفلحون۔

اور ان کے لیے فرمایا نور ہم یسعی بین ایدیھم و بایمانہم اور ان ہی کے لیے قرآن نے کہا السابقون الاولون رسول اللہ ﷺ نے ان کے لیے فرمایا: الصحابی کالنجوم بایہم اقتدیتم اهتدیتم۔

اور رسول اللہ ﷺ نے اپنی اہل بیت کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دعا کے ذریعے قرآنی آیت کے ذریعے اپنی اہل بیت کی محبت مانگی ہے۔قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المودة فی القربی۔

امت کو بار بار تاکید کے ساتھ فرمایا میری اہل بیتؓ کا خیال رکھنا، اذکرکم الله فی اہل بیتی اذکرکم الله فی اہل بیتی۔

ہم میں سے کامیاب وہ ہے جو ان دونوں گھروں سے فیضیاب ہوتا ہے یہ حقیقت میں ایک ہی گھر ہے ایک ہی چشمہ ہے وہ چشمہ محمد رسول اللہ ﷺ والذین معہ کا ہے۔حب الصحابة والقرابة سنة القى بها ربى اذا احيانى نشان عقدهما شريعة احمد۔

CC BY

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[1] البینہ،۹۸: ۶-۸

AlQuran,98:6 -8

[2] آل عمران،۳: ۱۱۰

AlQuran,3:110

[3] البینہ،۹۸: ۸

AlQuran,98:8

[4] بخاری، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب المناقب باب فضائل الصحابہ، رقم الحدیث ۳۳۷۷

Bukhari,Muhammad bin Ismael,Al jami ul sahih,kitab al manaqib, Hadith.3377

[5] النسائی، احمد بن شعیب، السنن الکبری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ۱۹۹۱ء، ج ۵، ص ۳۳۸

Al nisai,Ahmad bin Shoaib,Al sunan al kubra,dar al kutub alilmia,bairut,1991,v5,p.338

[6] القشیری، مسلم بن حجاج، الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ باب فضل الصحابہ، رقم الحدیث ۴۶۰۴

Al Qushairi,Muslim bin Hujjaj,Al jami ul sahih,kitab fazail al sahaba,bab fazl l sahabah,Hadith.4604

[7] عسقلانی، ابن حجر، فتح الباری، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضل فضائل اصحاب النبی دار الفکر، بیروت، ج ۷، ص ۳

Asqlani,ibn e hajar,Fat hul bari,kitab fazail al sahabah,bab fazl fazail ashab al Nabi,Dar al fikr,Bairut,v 7,p.3

[8] نووی، شرف الدین، التقریب والتیسیر باب معرفۃ الصحابہ، ج ۱، ص ۲۱

Navi,Sharf al din, Al taqreeb waltaiseer,bab marifat al sahabah,v 1,p.21

[9] ابن العربی، احمد بن علی، احکام القرآن، دار الکتب العلمیہ، بیروت، ج ۳، ص ۶۲۳

Ibn e arbi,Ahmad bin Ali,Ahkam al quran,Dar al kutub al ilmiya,Bairut,v 3,p.623

[10] الفتح،۴۸: ۲۹

AlQuuran,48:29

[11] ابن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج ۲، ص ۹۲۵

Ibn e abd ul bar,jame bayan al ilm wa fazluhu,V 2,p.925

[12] تبریزی، ولی الدین، خطیب، مشکوۃ، کتاب المناقب، باب مناقب الصحابہ، الفصل الثانی، رقم الحدیث ۶۰۱۲

Tabraizi,wali al din,khateeb, Mishkat,kitab al manaqib,bab manaqib al sahabah,Hadith.6012

[13] ملا علی قاری، مرقاۃ، ۱۷: ۳۰۹

Mulah Ali qari,Mirqat,V17,p.309

[14]شرح عقیدہ طحاویہ، ص ۵۳۲

Sharah aqeedah tahaviya,p.532

[15]ابن ماجہ، القزوینی محمد بن یزید، السنن باب فی فضل ابی بکر، رقم الحدیث ۹۴

Ibn e majah,al qazweeni,Muhammad bn Yazeed,Al sunan,bab fi fazl I Abi bakr,Hadith.94

[16]ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، کتاب المناقب، باب فی من سب اصحاب النبی رقم الحدیث ۳۷۹۷

Tirmazi,Muhammad bn Isa,kitab al manaqib,bab fi man sabba ashab al Nabi,Hadith.3797

[17]ابن ماجہ، السنن، باب اتباع سنۃ الخلفاء الراشدین، رقم الحدیث ۴۲

Ibn e majah,al sunan,bab ittiba sunnah al khulafa al rashideen,Hadith.42

[18]طبرانی، المعجم الکبیر، باب العین، احادیث عبداللہ بن عباس، رقم الحدیث ۱۲۷۰۹

Tibrani,al muajam al kabeer,bab al ain,ahadees Abdullah bin Abbas,Hadith.12709

[19]مسلم بن حجاج، القشیری، الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ باب فضائل اہل بیت النبی، رقم الحدیث ۲۴۲۴

Muslim bin Hujjaj al qushairi,Al jame al sahih,kitab fazail al sahabah,bab fazail ahl e bait al Nabi,Hadith.242

[20]مسلم بن حجاج القشیری، الجامع الصحیح، کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل علی بن ابی طالب، رقم الحدیث ۲۴۰۴

Muslim bin Hujjaj al qushairi,Al jame al sahih,kitab fazail al sahabah,bab min fazail Ali bin Abi Talib,,Hadith.2404

[21]احمد بن حنبل، المسند، رقم الحدیث ۲۲۹۹۵

Ahmad bin Hanbal,al musnad,Hadith.22995

[22]ابن عبدالبر، جامع بیان العلم وفضلہ، ج۲، ص ۹۲۵

Ibn e Abd al barr,jame bayan al ilm wa fazulhu,v 2,p.925